بسم اللہ الرحمن الرحیم نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

دنیا مین ایک نذیر آیا۔ پر دنیا نے اس کو قبول نہ کیا لیکن خدا اُسے قبول کریگا۔ اور بڑے زور آور حملوں سے اسکی سچائی ظاہر کر دیگا

ان اللہ قد صرح لکم وقت مسیحہ

بدر

ولقد نصرکم اللہ ببدر وانتم اذلۃ

چہ گویم با تو گر آئی چہا در قادیان بینی

بدر رجسٹرڈ ایل ۲۸۸

دوا بینی۔ شفا بینی۔ غرض دار الامان بینی

سلسلۃ الجدید جلد نمبر ۲ | ۱۴ جمادی الثانی ۱۳۲۳ ہجری علی صاحبہا التحیۃ والسلام جمعرات ۱۷ اگست ۱۹۰۵ء | سلسلۃ القدیم جلد ۴ نمبر ۲۸

ای جہان منتظر خوش باش کامد آن زمان | ایڈیٹر محمد صادق عفی اللہ عنہ | آں مسیح دور آخر مہدی آخر زمان

قیمت سالانہ

والیان ریاست ۵۰
معاونین ۱۰
برضائے ۵
خود ۲
عام قیمت ۲/۸

اس سے زائد امداد کے طور پر جو کچھ احباب عطا فرماویں وہ بخوشی قبول کیا جاویگا

سردست خریداری بہت کم ہے اور خرچ آمد سے دوگنا ہے اس واسطے امداد کی بہت ضرورت ہے

ترسیل زر بنام میاں معراج الدین عمر پروپرائیٹر بدر قادیان اور خط و کتابت بنام مینیجر بدر ہونی چاہیئے

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور آپ کی جماعت کا مذہب

ما مسلمانیم از فضل خدا
مصطفےٰ ما را امام و پیشوا
اندرین دین آمدہ از مادریم
ہم برین از دنیا دار بگذریم
آں کتاب حق کہ قرآن نام اوست
بادۂ عرفان ما از جام اوست
آں رسولے کش محمد ہست نام
دامن پاکش بدست ما مدام
مہر او با شیر شد اندر بدن
جان شد و با جان بدر خواہد شدن
ہست او خیر الرسل خیر الانام
ہر نبوت را برو شد اختتام
ما ازو نوشیم ہر آبے کہ ہست
زو شدہ سیراب سیرابے کہ ہست
آنچہ ما را وحی و ایمائے بود
آں نہ از خود از ہماں جائے بود
ما ازو یابیم ہر نور و کمال
وصل دلدار ازل بے او محال
اقتدائے قول او در جان ماست
ہر چہ زو ثابت شود ایمان ماست
از ملائک وز خبرہائے معاد
ہر چہ گفت آں مرسل رب العباد
آں ہمہ از حضرت احدیت است
منکر آں مستحق لعنت است
معجزات او ہمہ حق اندو راست
منکر آں مورد لعن خدا است
معجزات انبیاء سابقین
آنچہ در قرآن بیانش بالیقین
بر ہمہ از جان و دل ایمان ماست
ہر کہ انکارے کند از اشقیاست
یکقدمے دوری ازاں عالیجناب
نزد ما کفر است و خسران و تباب

دس شرائط بیعت

اوّل۔ بیعت کنندہ سچے دل سے عہد اس بات کا کرلے کہ آئندہ اسوقت تک کہ قبر مین داخل ہو جائے شرک سے مجتنب رہیگا۔ دوم۔ یہ کہ جھوٹ اور زنا اور بد نظری اور فسق و فجور ظلم و خیانت اور فساد اور بغاوت کے طریقوں سے بچتا رہیگا اور نفسانی جوشوں کیوقت انکا مغلوب نہ ہوگا۔ اگرچہ کیسا ہی جذبہ پیش آوے سوم یہ کہ بلاناغہ پنجوقت نماز موافق حکم خدا اور رسول کے ادا کرتا رہیگا اور حتی الوسع نماز تہجد کے پڑھنے اور اپنے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنے اور ہر روز اپنے گناہوں کی معافی مانگنے اور استغفار کرنے مین مداومت اختیار کریگا۔ اور دلی محبت سے اللہ تعالےٰ کے احسانوں کو یاد کر کے اسکی حمد اور تعریف کو ہر روزہ اپنا ورد بنائیگا۔ چہارم یہ کہ عام خلق اللہ کو عموماً اور مسلمانوں کو خصوصاً اپنے نفسانی جوشوں سے کسی نوع کی ناجائز تکلیف نہین دیگا۔ نہ زبان سے نہ ہاتھ سے نہ کسی اور طرح سے۔ پنجم یہ کہ ہر حال رنج و راحت عسر اور یسر۔ اور نعمت و بلا مین اللہ تعالیٰ کیساتھ وفاداری کریگا۔ اور بہر حالت راضی بقضا ہوگا اور ہر ایک ذلت اور دکھ کے قبول کرنے کے لئے اسکی راہ مین طیار رہیگا اور کسی مصیبت کے وارد ہونے پر اس سے منہ نہ پھیریگا بلکہ قدم آگے بڑھائیگا۔ ششم یہ کہ اتباع رسم اور متابعت ہوا و ہوس سے باز آجائیگا۔ اور قرآن شریف کی حکومت کو بکلی اپنے اوپر قبول کرلیگا اور قال اللہ اور قال الرسول کو اپنے ہر ایک راہ مین دستور العمل قرار دیگا ہفتم یہ کہ تکبر اور نخوت کو بکلی چھوڑ دیگا اور فروتنی اور عاجزی اور خوش خلقی اور حلیمی اور مسکینی سے زندگی بسر کریگا۔ ہشتم یہ کہ دین اور دین کی عزت اور ہمدردی اسلام کو اپنی جان اور اپنے مال اور اپنی عزت اور اپنی اولاد اور اپنے ہر ایک عزیز سے زیادہ تر عزیز سمجھیگا۔ نہم یہ کہ عام خلق اللہ کی ہمدردی میں محض للہ مشغول رہیگا اور جہاں تک بس چل سکتا ہے اپنی خداداد طاقتوں اور نعمتوں سے بنی نوع کو فائدہ پہنچائیگا۔ دہم یہ کہ اس عاجز سے عقد اخوت محض للہ باقرار طاعت در معروف باندھکر اس پر وقت مرگ قائم رہیگا اور اس عقد اخوت مین ایسا اعلیٰ درجہ کا ہوگا کہ اسکی نظیر دنیوی رشتوں اور ناطوں اور تمام خادمانہ حالتوں میں پائی نہ جاتی ہو۔

خدا کی تازہ وحی

۲۰۔ اگست ۱۹۰۵ء فی عیسی

ومن معہ ۔ ۲۲۔ اگست ۱۹۰۵ء چند آدمی سامنے ہیں ایک چادر میں کوئی شے ہے۔ ایک شخص نے کہا کہ یہ آپ کے لیں دیکھا تو اسمیں چند مرغ ہیں اور ایک بکرا ہی ہیں ان مرغوں کو اٹھا کر اوپر سے اونچا کر کے لیچلا۔ تا کہ کوئی بلی وغیرہ نہ پکڑے راستہ میں ایک بلی ملی جسکے منہ میں کوئی شے مثل چوہا ہے مگر اس بلی نے اس طرف توجہ نہیں کی اور میں ان مرغوں کو محفوظ لیکر گھر پہنچ گیا۔

ڈائری

۱۰۔ اگست ۱۹۰۵ء قبل از عشاء

ہند میں اسلام

ذکر آیا۔ کہ ایک انگریزی اخبار میں مضمون نکلا ہے۔ کہ اسلام ہند میں نہیں پھیلا۔ کیونکہ ہندو خود مہذب تھے۔ اور کسی مہذب قوم میں اسلام پھیل نہیں سکتا

فرمایا۔ یہ جھوٹ ہے۔ ہندوستان میں سوائے چند ایک قوموں کے جو باہر سے آئی ہیں (قریش۔ مغل۔ پٹھان) باقی سب ہند کے باشندے ہیں۔ جنہوں نے اسلام قبول کیا۔ مثلاً۔ شیخ۔ خواجگان۔ زمینداروں کی سب اقوام وغیرہ یہ سب پہلے ہندو تھے۔

فرمایا۔ عیسائیوں کا عجیب طریقہ ہے۔ اگر کثرت دکھائی جاوے۔ تو کہتے ہیں۔ جبراً مسلمان ہوئے اور اگر کثرت نہ دکھائی جاوے۔ تو کہتے ہیں۔ اسلام کا کچھ اثر نہ ہوا

تہذیب

فرمایا۔ تہذیب بھی ان کا اپنا بنایا ہوا ایک لفظ ہے جس کے معنے ان کی اصطلاح میں سوائے اس کے نہیں۔ کہ انسان خدا کی مقرر کردہ رسموں کو توڑ دیوے۔ اور دنیا پرستی اور دہریہ پن کی طرف جھک جائے سچی تہذیب وہ ہے۔ جو قرآن شریف نے سکھلائی جس کے ذریعے سے روحانی زندگی حاصل ہوتی ہے اور انسان اور حیوان میں فرق معلوم ہوتا ہے اور جس کے ذریعے سے سچے اور جھوٹے مذہب میں ایک امتیاز پیدا ہوتا ہے اور انسان کو سفلی زندگی سے دل سرد ہو کر عالم جاودانی کی طرف رغبت پیدا ہوتی ہے۔ ان لوگوں کے نزدیک تہذیب اس کا نام ہے۔ کہ انسان دنیا کا کیڑا بن جاوے۔ خدا کو بھول جائے۔ اور ظاہری اسباب کی پرستش میں لگ جائے۔ مگر خدا کے نزدیک تہذیب یہ ہے۔ کہ خدا تعالیٰ پر پورا بھروسہ حاصل ہو جائے۔ اور اس کی عظمت اور ہیبت دل میں بیٹھ جائے اور دل کو سچی پاکیزگی حاصل ہو جائے یورپ میں جب عیسائیت پھیلی تھی۔ تو اس وقت یورپ کس قدر تاریکی اور سخت بت پرستی میں مبتلا تھا۔ پھر ان وحشی قوموں پر عیسائیت کا کیا اثر ہوا۔ صرف یہ کہ ایک بت پرستی کی جگہ دوسری بت پرستی قائم ہو گئی

ارادہ الٰہی

اسلام نے وحشیوں کو حقیقی انسانیت تک پہونچایا۔ ان کے اندر توحید کی روح پھونک دی مگر انجیل کی تعلیم نے صرف یہ سکھلایا۔ کہ ایک انسان کو خدا بنانے کے لئے رغبت دی اور شراب اور سور کھلایا اور خدا تعالیٰ کی سچی عبادت سے آزاد کر کے اباحت کا دروازہ کھولا یا۔ پس چونکہ عیسائی مخلوق پرستی اور آزادی کے عادی ہو گئے ہیں۔ اس لئے نہیں چاہتے۔ کہ سچا دین زمین پر پھیلے۔ مگر خدا کے ارادہ کو کون پلٹ سکتا ہے۔ ان لوگوں کی لڑائی ارادہ الٰہی کے ساتھ ہے۔ انسانی کوششوں سے اب یہ جنگ فتح نہیں ہو سکتی۔ مگر خدا سب پر قادر و توانا ہے۔ جس نے زمین و آسمان بنایا۔ وہ قادر ہے۔ کہ نیا زمین و آسمان بنا دے۔ عرب کی پہلی حالت کہ وہ کس گند میں پڑے ہوئے تھے۔ ایک بیوی سے کے ساتھ لٹتے تھے دیکھ کر اور پھر ان کی پچھلی حالت اسلامی دیکھ کر تسلی ہوتی ہے کہ خدا سب کچھ کر سکتا ہے۔ ساری دنیا پر اثر ڈالنا اور ان کو اباحت کے گندے خیالات سے نکال کر اسلام کا پاک جامہ پہنانا انسانی کام نہیں ہے

دنیا کی اصلاح کس طرح ہو

ہماری کوششیں تو بچوں کا کھیل ہے۔ نہ لوگوں کے دلوں سے ہم وہ گند نکال سکتے ہیں۔ جو آج کل دنیا بھر میں پھیلا ہوا ہے۔ نہ کمال محبت الٰہی کا ان کے اندر بھر سکتے ہیں۔ نہ ان کے درمیان باہمی کمال الفت پیدا کر سکتے ہیں۔ جس سے وہ سب مثل ایک وجود کے ہو جائیں۔ یہ اللہ تعالیٰ کا کام ہے۔ چنانچہ قرآن شریف میں صحابہ کے متعلق اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے اور نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کو مخاطب کیا ہے۔ ھُوَ الَّذِیٓ اَیَّدَکَ بِنَصْرِہٖ وَبِالْمُؤْمِنِیْنَ وَاَلَّفَ بَیْنَ قُلُوْبِھِمْ لَوْ اَنْفَقْتَ مَا فِی الْاَرْضِ جَمِیْعًا۔ مَّآ اَلَّفْتَ بَیْنَ قُلُوْبِھِمْ۔ وَلٰکِنَّ اللّٰہَ اَلَّفَ بَیْنَھُمْ۔ اِنَّہٗ عَزِیْزٌ حَکِیْمٌ ۔ وہ خدا جس نے اپنی نصرت سے اور مومنوں سے تیری تائید کی۔ اور ان کے دلوں میں ایسی الفت ڈالی۔ کہ اگر تو ساری زمین کے ذخیرے خرچ کرتا۔ تو بھی ایسی الفت پیدا نہ کر سکتا۔ لیکن خدا نے ان میں یہ الفت پیدا کر دی۔ وہ غالب اور حکمتوں والا خدا ہے۔ جس خدا نے پہلے یہ کام کیا وہ اب بھی کر سکتا ہے۔ آئندہ بھی اسی پر توکل ہے۔ جو کام ہونے والا ہوتا ہے۔ اس میں خدا کے فضل کی روح پہونچی جاتی ہے۔ جیسا کہ باغبان اپنے باغ کی آب پاشی کرتا ہے۔ تو وہ تر و تازہ ہوتا ہے۔ ایسا ہی خدا تعالیٰ اپنے مرسلین کے سلسلہ کو ترقی اور تازگی عطا فرماتا ہے جو فرقے صرف اپنی تدبیر سے بنتے ہیں۔ ان کے کمیان چند روز میں ہی تفرقے پیدا ہو جاتے ہیں۔ جیسا کہ برہمو کچھ دن تک ترقی کرتے کرتے آخر رک گئے اور دن بدن نابود ہوتے جاتے ہیں۔ کیونکہ انکی بنا صرف انسانی خیال پر ہے۔ ہماری جماعت کے متعلق خدا تعالیٰ کے بڑے بڑے وعدے ہیں۔ کوئی انسانی عقل یا دور اندیشی یا دنیوی اسباب ان وعدوں تک ہم کو نہیں پہنچا سکتے۔ اللہ تعالیٰ خود ہی سب اسباب مہیا کر دے گا۔ تب یہ کام انجام کو پہنچے گا۔ اگر بالفرض ہماری جماعت کی تعداد بیس پچیس لاکھ تک پہنچ کر ٹھہر جائے۔ تو پھر بھی کیا ہے۔ کچھ بھی نہیں اتنی تعداد تو سکھوں کی بھی ہے۔ ہم تو چاہتے ہیں کہ ساری دنیا اس جماعت سے بھر جائے اور یہ انسان کا کام نہیں انسان کی زندگی کا تو ایک دم کا اعتبار نہیں۔ وہ کیا کر سکتا ہے لیکن خدا سب کچھ کر سکتا ہے۔ در اصل بڑا

بڑا معجزہ

معجزہ یہی ہے۔ کہ فرستادہ کی علت غائی باطل نہ ہو جاوے۔ حضرت رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے صدہا معجزات ہیں۔ لیکن سب سے بڑا یہی ہے کہ جس بات کا دعویٰ کیا تھا۔ اس کو پورا کر دکھایا۔ طبیب حاذق اسی طرح پہچانا جاتا ہے۔ کہ بڑے بڑے بیمار اس سے شفا پائیں۔ تب ہی اس کا دعویٰ سچا ثابت ہو۔ حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت کے وقت قوم عرب کے تمدن اور اخلاق اور روحانیت کا کیا حال تھا۔ گھر گھر میں جنگ اور شراب نوشی اور زنا اور لوٹ مار غرض ہر ایک بدی موجود تھی۔ کوئی نسبت اور تعلق خدا کے ساتھ اور اخلاق فاضلہ کے ساتھ کسی کو حاصل نہ تھا۔ ہر ایک فرعون بنا پھرتا تھا لیکن آنحضرت کے آنے سے جب

نمونہ صحابہ

اسلام میں داخل ہوئے تو ایسی محبت الٰہی اور وحدت کی روح ان میں پیدا ہو گئی۔ کہ ہر ایک خدا کی راہ میں مرنے کے لئے طیار ہو گیا۔ انہوں نے بیعت کی حقیقت کو ظاہر کر دیا اور اپنے عمل سے اس کا نمونہ دکھایا۔ اب تو بعض لوگ بیعت میں داخل ہوتے ہیں۔ تو ذرا سے ابتلاء سے گھبرا جاتے ہیں۔ مال اور جسمانی آرام سے بڑھ کر جان پیاری ہوتی ہے صحابہ نے سب سے پہلے اپنی عزیز جان کو فدا کیا۔ برخلاف اس کے یسوع کے شاگردوں میں کوئی بات نہیں دیکھتے

یسوع کے شاگرد

جس سے یسوع کی کامیابی پر دلیل پکڑی جائے۔ پطرس نے انکار کیا۔ بلکہ لعنت کی۔ یہوداہ نے گرفتار کرایا۔ باقی بھاگ گئے۔ معلوم ہوتا ہے۔ ان کے ہادی میں کچھ کشش نہ تھی کہ ان کو برائی اور منتشر ہونے سے روک سکتے یہ خدا کا فضل ہے جس پر چاہے کرے۔ اللہ تعالیٰ کی ذات میں ایک کشش اور جذب ہے۔ وہ جذب

خداتعالےٰ اپنے کام ہی مین رکھ دیتا ہے۔ آنحضرت کے صحابہ نے کس قدر وفاداری کا نمونہ دکھایا جس کی نظیر نہ پہلے تھی۔ نہ آگے دکھائی دیتی ہے۔ لیکن خدا چاہے۔ تو وہ پھر بھی ویسا ہی کر سکتا ہے۔ ان نمونوں سے دوسرون کے لئے فائدہ ہے۔ اس جماعت مین خداتعالےٰ ایسے نمونے پیدا کر سکتا ہے۔ خداتعالےٰ نے صحابہ کی تعریف مین کیا خوب فرمایا

مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ رِجَالٌ صَدَقُوا مَا عَاهَدُوا اللّٰهَ عَلَيْهِ فَمِنْهُمْ مَنْ قَضٰى نَحْبَهٗ وَمِنْهُمْ مَنْ يَنْتَظِرُ۔ پارہ ۲۱ رکوع ۱۹

مومنون مین ایسے مرد ہین۔ جنھون نے اس وعدہ کو سچا کر دکھایا۔ جو انھون نے خدا کے ساتھ کیا تھا۔ سو ان مین سے بعض اپنی جانین دے چکے۔ اور بعض جانین دینے کو طیار بیٹھے ہین۔ صحابہ کی تعریف مین قرآن شریف سے آیات اکٹھی کیجائین۔ تو اس سے بڑھ کر کوئی اُسوۂ حسنہ نہین۔

غیر معمولی موسم آسمان پر گرد و غبار ہے۔ بارش نہ ہونے اور موسم مین ایک غیر معمولی رنگ رہنے کا ذکر تھا۔ فرمایا۔ ایک دن سخت گرمی اور لوگون کی گھبراہٹ کو دیکھکر مین دعا کرنے لگا تھا مگر پھر مجھے خیال آیا۔ کہ اللہ تعالےٰ یہ جو کچھ کر رہا ہے۔ ہماری ہی تائید مین کر رہا ہے۔ آج اگر طاعون اٹھ جائے زلزلون سے امن ہو جائے۔ اور فصلین خوب پک جائین تو پھر لوگون کا یہی کام ہوگا۔ کہ امن پاکر ہم کو گالیان دینے مین مصروف ہو جائین۔ خداتعالےٰ نے فرمایا ہے۔ کہ مین زور آور حملون سے تیری سچائی کو ظاہر کر دون گا۔ یہی اس کے حملے ہین۔ پس ہم ان حملون کو روکنے کے واسطے کیون دعا کرین۔ دنیا کے آرام مین ہمارا آرام نہین۔ جو کچھ ہو رہا ہے وہ ہمارے ہی لئے ہو رہا ہے۔ اور ہمیشہ سے عادت اللہ اسی طرح جاری ہے۔ جب ہمارے ہر امر کا متولی خدا ہے۔ تو ہمین کیا غم ہے۔ جو ہوگا کوئی نشان ہی ہوگا

تناسخ ۱۱- اگست ۱۹۰۵ء۔ قبل از عشاء۔ حضرت مولوی نورالدین صاحب کا چھوٹا صاحبزادہ عبدالقیوم بہت بیمار ہے۔ انھون نے عرض کی۔ کہ رات عبدالقیوم کو بہت تکلیف تھی۔ مجھے خیال آتا رہا کہ اسی سے کوتاہ اندیش لوگون نے کم فہمی کے سبب تناسخ کا مسئلہ بنالیا ہے۔ کہ بچون کو تکلیف کیون ہوتی ہے اس پر حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا۔ بچون کی تکلیف سے تناسخ نکالنا بڑی نادانی کی بات ہے اول تو ممکن ہے۔ کہ بچون کو اس تکلیف کا احساس بھی نہ ہو اور ان کو کچھ خبر بھی نہ ہو۔ تکلیف تو والدین وغیرہ کے واسطے ہے۔ یہ مانا گیا ہے۔ کہ جن باتون مین حیوانات انسانون سے مشترک ہین۔ ان مین حیوان وہ لذت نہین اٹھا سکتا۔ ایسا ہی بچے کے واسطے اس قدر احساس نہین ہے۔ جسقدر بڑے کے واسطے ہے لیکن اگر ہم مان لین۔ کہ اس کو درحقیقت تکلیف ہی ہے اور اس کے مان باپ وغیرہ بھی کوئی نہین ہے۔ جن کی طرف وہ تکلیف منسوب ہو سکے۔ تب بھی اس سے تناسخ نہین نکل سکتا۔ کیونکہ نرا پاک ہونا اور معصوم ہونا کسی کو فضل کا مستحق نہین بنا سکتا۔ تکالیف بنی آدم کے واسطے اجر کا موجب ہین۔ اور دوسرا عالم ساتھ ہی موجود ہے۔ جو کہ جاودانی امن اور آرام کا عالم ہے۔ اور وہ اس عالم سے صرف ایک انتقال سے پیدا ہوتا ہے۔ اِدھر آدمی آنکھ بند کرتا ہے۔ اُدھر کھول دیتا ہے۔ بچون کے لئے دوسرے عالم مین اجر ہے۔ انسان کمزور ہے۔ اس کی عبودیت ضرور چاہتی ہے۔ کہ وہ کچھ تکالیف و مصائب شدائد اٹھا کر تکمیل کو پہونچے۔ صرف خدا کی ایک ذات ہے۔ جو تکمیل کے لئے کسی ذریعے کی محتاج نہین۔ ورنہ انسانی فطرت زد و کوب کی محتاج ہے۔ اور وہ مار کھا کر ہی درست ہو سکتی ہے۔ مثنوی مین لکھا ہے۔ کہ ایک بیماری ایسی ہوتی ہے۔ کہ جب آدمی کو کوئی مارتا رہے۔ تب تک آرام رہتا ہے۔ جب چھوڑ دیا جائے۔ تو تب اعضا شکنی شروع ہو جاتی ہے۔ ایسے ہی انسان کو روحانی طور پر مار کھانے کی بیماری ہے۔ بچون کی مثال انبیاء کے ساتھ اس معاملے مین ٹھیک چسپان ہوتی ہے۔ انبیاء عبادت اور زہد مین سب سے بڑھ کر جانفشانی کرنے والے اور مثل بچون کے گناہون سے دور ہو جاتے ہین۔ باوجود اس کے ان پر اس قدر مصائب پڑتے ہین۔ کہ کوئی دوسرا اُن کی برداشت نہین کر سکتا۔ کسی کا ایک دشمن ہو۔ تو اس کے واسطے زندگی وبال ہو جاتی ہے۔ لیکن ان کے ہزارون۔ لاکھون۔ دشمن ہوتے ہین۔ قتل کی دہمکیان دی جاتی ہین۔ اور ہر طرح کے حزن و غم مین انکی جان مبتلا رہتی ہے۔ کیا اس سے یہ نتیجہ نکالا جا سکتا ہے۔ کہ وہ سب سے زیادہ گنہگار ہین۔ ہرگز نہین وہ تو مثل ایک بچے کے معصوم ہین۔ پھر ان کو کیون خواہ مخواہ مار پڑتی ہے۔ اس کی وجہ یہی ہے۔ کہ اس دنیا کے مصائب آخرت مین ایک اجر رکھتے ہین اگر بچے کی رُوح مرنے کے بعد کالعدم ہو جاتی۔ تب یہ اعتراض وارد ہو سکتا تھا۔ لیکن جب کہ آگے ایک عالم جاودانی موجود ہے۔ تو پھر یہ اعتراض ناجائز ہے

اگر کوئی سوال کرے۔ کہ خدا نے یہ مصائب کا سلسلہ کیون رکھدیا۔ وہ بغیر اس کے کسی کو بہشت مین داخل کر سکتا تھا۔ تو یہ فضول سوال ہے۔ ہم خدا کی ایک سنت کو دیکھتے ہین۔ کہ وہ اس طرح سے جاری ہے۔ اللہ تعالےٰ اپنی ذات مین غنی ہے۔ اور انسان کمزور ہے۔ اس نے انسان کے واسطے یہی رکھا ہے۔ کہ یا تو وہ خود مجاہدات اور ریاضات سے ترقی کرتا ہے۔ یا آسمانی قضاء و قدر اس سے یہ تکمیل کرا دیتی ہے۔ قرآن شریف سے یہی ثابت ہوتا ہے۔ کہ لیس للانسان الا ما سعی تزکیہ نفس کرے۔ قربانی کرے۔ مصائب شدائد جھیلے تب قرب کے انوار پیدا ہو جاتے ہین۔ آریہ کم بخت اندھے ہی چلے آئے۔ وہ یہ نہین دیکھتے۔ کہ دوسرا عالم بھی موجود ہے۔ انسان خدا نہین۔ اس مین کمزوریان ہین اور یہ کمزوریان اس واسطے ہین۔ کہ وہ خدا کے برابر نہ کھلائے تجربہ سے یہ بات ثابت ہے۔ کہ جو لوگ مجاہدات کرتے ہین۔ تکالیف پر صبر کرتے ہین۔ ان کو بڑے درجات ملتے ہین۔ ان مین اور ان کے غیر مین ایک امتیاز اور فرقان رکھا جاتا ہے۔ وہ قضا و قدر کا نشانہ بنتے ہین۔ اور مارین کھاتے ہین۔ پھر بڑا فضل الٰہی ان کے شامل حال ہوتا ہے

غنی اور مفلس اگر ایک شخص غنی ہے۔ اور دوسرا مفلس ہے۔ تو مفلس کے واسطے حکم ہے۔ کہ وہ صبر کرے اور غنی کے واسطے حکم ہے کہ وہ صدقات اور زکوٰۃ دے کر اپنے آپ کو اس کے برابر بنالئے۔ دونون کے واسطے عبادت ہے۔ اور پھر آگے چلکر دونون کے واسطے اجر ہے۔ اس کی مثال ایسی ہے۔ کہ دو آدمی سفر کو چلے۔ دو چار کوس کا سفر ہے ایک کے پاس عمدہ کھانا ہے اور ایک کے پاس خشک ٹکڑا۔ دو چار کوس تو بہرحال بسر ہو ہی جائین گے۔ آگے جاکر وہ دونون برابر ہین

تناسخ مین مشکلات شادی اگر تناسخ کا مسئلہ درست ہے تو اس مین بڑے مشکلات ہین۔ ہندو لوگ رشتہ ناطہ کے وقت بہت بڑی احتیاط کرتے ہین۔ دور سے اپنے لئے بیوی تلاش کرتے ہین۔ جہان قرابت کا کوئی شائبہ نہ پایا جاتا ہو۔ لیکن ممکن ہے۔ کہ ایک شخص ابھی بچہ تھا اور اس کی مان مرگئی یا بہن۔ اور اس نے پھر کسی دوسرے کے گھر مین جنم لیا۔ اتنے مین یہ جوان ہوا اور وہ بھی بالغ ہوگئی۔ دونون کی شادی ہوگئی اور باوجود اس قدر احتیاط کے پھر تناسخ کی مہربانی سے مان یا بہن ہی آ بیوی بنی۔ ہان اس صورت مین یہ ضرور تھا

بقیہ دیکھو اسی اخبار کے صفحہ ۹ پر

بسم اللہ الرحمن الرحیم

قصیدہ موسومہ بہ تنبیہ الغافلین بمدح حضرت میرزا غلام احمد صاحب قادیانی مسیح موعود و مہدی مسعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

من تصنیف ترکی شاہ صاحب ترکی مخاطب بہ امیر الشعراء ملازم سلطان دکن

گر مباش اے قوم از بہر خدا
تا بکے خفتن چو مست جام مے
تا بکے بگریختن از راہ راست
تا بکے سر تافتن از امر حق
تا بکے از بہر دنیائے دنی
تا بکے مانند حمال الحطب
تا بکے از کبر و کین و بغض و جہل
تا بکے بربستن از روے حسد
تا بکے اخلاص با روے بتاں
تا بکے از یاوہ گوئیہاے خویش
تا بکے از بد نہادیہاے خویش
تا بکے تبدیل معنی ساختن
تا بکے از زشتیٔ اعمال خویش
تا بکے رفتن نہ از ریش و بروت
تا بکے نشنیدن از جہل و غرور
شد چہ گر از جانب پروردگار
ترسم اے یاراں کہ ہمچو قوم لوط
مے شود انجا کہ تکذیب امام
باز آ اے قوم جاہل باز آ
چیست گر از جانب یزداں رسید
تا کہ از ہر کار شرک و بدعتی
صد تاسف بہر ایں اندر زنید
ایں چنیں گفتن براے اینچنیں
صد تاسف تہمت کذبش دہی
بر فتد ہر کس کہ باوے بیگماں
دوست او دوست یزداں بود
زود تر سر زیر زمانش نہید
ترکیا کن مطلع ثانی رقم

پنبۂ غفلت برار از گوشہا
زیر طاق آسمان فتنہ زا
تا بکے بیرہ شدن از رہ نما
تا بکے سستی ز فرمان خدا
روز و شب بگذاشتن در حیلہ ہا
ریختن خارے بپاے مصطفےٰ
رخ نہادن بخاصان خدا
بر رسولاں تہمت کذب و دغا
تا بکے با عاشقان حق دغا
گوش نہ نہادن بقول پیشوا
زشت گفتن بندگان نیک را
در کلام خالق ارض و سما
دور تر ماندن ز فرمان خدا
آستانِ قادیانی میرزا
امر حق را از لب آں با صفا
رہ نما یک آمدہ سوے شما
آتشے بارد نہ بر فرق شما
زود سازد حق تباہ آں قوم را
از خیال دشمنی میرزا
اشرف المخلوق و تاج الاولیا
باز دارد مشرکان زشت را
کافرش کردی خطاب ای ناسزا
توبہ کن اے مولوی بہر خدا
آنکہ بنماید ترا راہ صفا
بشکند پشت و سرش چرخ دوتا
دشمن او دشمن رب العلا
تا نہ نازل گردد از گردوں بلا
ورنہ شاے آں امام رہ نما

مطلع ثانی

اے ز نور روے تو ارض و سما
تا شدی مبعوث ای مہدی وقت
گشت روشن ہمچو مہر پر ضیا
کعبہ دانم خطۂ پنجاب را

مس زر خالص بود از دست تو
کور مادر زاد بینا مے شود
حاسداں گویند از رہ ی حسد
عالماں بار یا و خوردہ بیں
در بیں عیسیٰ و مریم غیر تو
در جہاں کز یک نگاہ فیض تو
قدر والاے ترا نشناختند
شک ندارم در بزرگیہای تو
او نمی پیچد سر از فرمان تو
در نصیب آنکہ دوزخ کردہ اند
از زمیں تا عالم بالا رسد
مورد طعن ملایک می شود
عاقبت شد جانب ملک عدم

ق

می شود از خاک پایت کیمیا
بر رخش گر افگند مہرت ضیا
رفت نام قادیانی تا کجا
غنوئے کفرت دہند اے با خدا
حق عطا کردست ایں قدرت کرا
صد تن مجذوم مے یابد شفا
کوتہ اندیشاں نہ گرد کینہ ہا
بر کلام خود کنم حق برا گوا
نیک کردن ہر کرا خواہد خدا
ہرگز او آرد نہ حکم تو بجا
ذکر تو اے جانشین مصطفےٰ
ہر کسے کذاب می گوید بزا
آنکہ از حق خواست بہر تو فنا

اظہار جوش عشق و ارادت خویش بحضرت میرزا

در غم عشق تو اے یوسف لقا
بر زبانم ہست نام پاک تو
کاشکے آں صبح روشن بر دمد
کاشکے روید بجسمم بال و پر
کاشکے بینم جمال پاک تو
کاش گردد سطح زمیں در پاے من
کاش بینید بر در تو در سجود
چشم خود بستم ز روے دیگراں
من ترا دانستہ ام از صدق دل
بر زمیں از چرخ چارم آمدی
در دل ہر شب بگویم از نیاز
آں قدر ماتم کہ بینم روے او
در گرستن مے گذارم روز و شب
جہد کن اے دل کہ کاخش بنگری
تا کنم وصفش ز بام آسماں
حبذا اے ہادی و مہدی عہد
حبذا اے موجۂ بحر کرم
حبذا اے کان الطاف و سخا
حبذا اے محیی دین رسول
حبذا اے رہنماے گمرہاں
حبذا اے دستگیر عاجزاں
بر ثبوت دعوی تو نیست دور
منکر تو منکر پیغمبر است
منکر تو چوں رود زیں خاکداں
صبر کن بر تو ستمہا گر کنند
یعنی از تو پیشتر ہم قوم نیز

ق

پارہ کردم جیب و داماں قبا
ہر نفس ہر لحظہ ہر صبح و مسا
تا ببینم جلوۂ روے ترا
تا پرم سوئیت چو مرغان در ہوا
تا کنم در پاے تو جاں را فدا
تا رسم پیشت چوں باد صبا
فرق خود ایں عاشق غم مبتلا
در نظر تا جلوۂ تو کرد جا
ہادی و مہدی امام دو سرا
بالیقیں اے آفتاب پر ضیا
داور انبیا جمال میرزا
نیست غم گر بعد ازاں آید قضا
عاشق روے تو شد تا دیدہ ہا
پیش زاں افتد کہ از حسرت نبا
قدسیاں خوانند ہر دم ایں نوا
حبذا اے شمع انوار خدا
حبذا اے معدن شرم و حیا
حبذا اے لولوی لالاے ما
حبذا اے گوہر صدق و صفا
حبذا اے جانشین مصطفےٰ
حبذا اے یاور خلق خدا
چوں محمد گر شود آہو گوا
منکر تو منکر روز جزا
یا شدہ ش در آتشش سوزندہ جا
روز و شب ایں قوم جاہل برملا
کردہ صد جور و ستم برانبیا

عاقبت گردید پیوند زمیں ہمچو قوم عاد از باد فنا

او مگر اندر عنت منصور وار سرہا بداز دم شمشیر ہا
کار او باکس نماندہ در جہاں تابیفتادہ است کارش باشما
شعلۂ درد فراقت سر زند از دل آں تفتہ جانے دائما
چشم رحمت برفگن برحال او تارسد پیشِ تو آں بشکستہ پا
اے امام عہد می خواہم بعجز گرچہ ایں بندہ فرمائی دعا
تا بیوسم آستان پاک تو باہزاراں اتحاد و التجا

باز مخاطب باقوم

کس نہ جاں برمی شود از قہر حق الحذر اے قوم از خشم خدا
با اماماں ایں چنیں دشنام سخت الحذر اے قوم از خشم خدا
بر اماماں ایں چنیں جور و ستم الحذر اے قوم از خشم خدا
ہمرہ نیکاں بدی ہا ایں چنیں الحذر اے قوم از خشم خدا
ایں چنیں بارہنمایاں گمرہی الحذر اے قوم از خشم خدا
ایں چنیں خصمی باپیر دوستاں الحذر اے قوم از خشم خدا
ایں چنیں تکلیف دادن با امام الحذر اے قوم از خشم خدا
ہمرہ پاکاں چنیں بغض و حسد الحذر اے قوم از خشم خدا
بر اماماں سنگ رانی ایں چنیں الحذر اے قوم از خشم خدا
ترک حق کردن زحبِ مال و جاہ الحذر اے قوم از خشم خدا
از امام وقت بدخوئی چنیں الحذر اے قوم از خشم خدا
چاہ کندن در رہ خاصان حق نیست واجب اے رفیقاں برشما
کاذبش بیدانشاں گویند حیف کردہ آنکس حق و باطل را جدا
عاشق احمد نہ باشد چوں خدا آشنا را می شناسد آشنا
تا عیانت رتبۂ احمد شود از حسد اے خصم دیں بیروں برآ
می شود خرشید چرخ چارمی ہرکہ می گردد زمرزا خاک پا
مولوی کا ہرگز نہ چوں عیسیٰ بود عالمی گردد نہ مثل انبیا
پیر گولڑ مثل مرزا کے شود ہمچو بینا بے بصر باشد کجا

التجا بحضرت کبریا برائے دیدن دیدار میرزا

کے بود یارب کہ چشم تیرہ ام نور یابد از جمال میرزا
کے بود کیں چشم گریاں بنگرد سرزمین قادیاں را داورا

مخاطب باصبا

اے نسیم صبحدم گر بگذری جانب گلزار کوے میرزا
اولش از من رساں صدہا سلام باز برگو با ہزاراں التجا
ہست مشتاق نہایت دردکن ترکی زار و نزار و بے نوا
دشمنش شد یک جہاں از مہر تو گو بدیش گمراہ ہر اہل جفا
مدعی یک سو کہ ہر یک یار غار بر تنش افتد لیسان اژدہا
منحرف گردید ہر یارش چناں شمر گز ابن علی در کربلا
ہر یکے شاگرد او بیگانہ شد در غم عشق تو شد تا مبتلا
جملہ عالم تشنۂ خونش شدہ است کافرش ہر یک بگوید برملا

فہرست مبائعین

قادر بخش صاحب ولد الٰہی بخش صاحب۔
امام الدین صاحب ولد فضل الدین صاحب
میاں کالو صاحب ولد میاں کیما صاحب
علم الدین صاحب ولد چینا صاحب
میاں صلاحی صاحب ولد میاں کالو صاحب
میاں نانک صاحب ولد میاں گلاب صاحب
خیر الدین صاحب ولد میاں عیدا صاحب
میاں نواب صاحب ولد میاں ماہی صاحب
امام الدین صاحب ولد میاں نانک صاحب
میاں شادی صاحب ولد میاں ببو صاحب
میاں لبھا صاحب ولد میاں بوڑا صاحب
چراغ شاہ صاحب
میاں نبی بخش صاحب
میاں رانجھا صاحب ولد میاں سجان صاحب
میاں چراغ الدین صاحب ولد میاں کیما صاحب
میاں اللہ رکھا صاحب ولد میراں بخش صاحب
بی بی اللہ رکھی صاحبہ بیوہ
بی بی بھاگن صاحبہ ״
بی بی زینب دختر غلام حسین صاحب
بی بی غلام فاطمہ زوجہ ״
بی بی کیمو زوجہ میاں جوایا صاحب
کرم بی بی بیوہ وحید الدین صاحب
رحمت بی بی زوجہ میاں کالو صاحب۔
فضل بی بی زوجہ چراغ شاہ صاحب
رحیم بی بی زوجہ میاں عیدا صاحب۔
عائشہ بی بی زوجہ قادر بخش صاحب۔
محمد شریف علی صاحب ولد محمد عمر خان صاحب
کلرک دفتر ریونیو کمشنر صاحب بہادر پشاور
عمر الدین صاحب ولد اللہ بخش صاحب سیالکوٹ
رمضان خانصاحب ولد چاند خانصاحب۔ قصبہ کرپال ضلع بولر

[illegible]

میاں بوٹا صاحب۔ میانوالی۔ ضلع سیالکوٹ
زوجہ میاں کوڑا صاحب
رحمت بی بی دختر نبی بخش نمبردار ۱۰۸
ڈاکخانہ چنیوٹ روڈ۔
زوجہ نبی بخش صاحب ״
اہلیہ منشی محمد بخش صاحب۔ چھاؤنی کامل پور
صدر بازار اٹک
محمد عمر ولد منشی محمد بخش صاحب ״
محمد ظفر صاحب ولد ״ ״
خادم بتول دختر ״ ״
غلام سکینہ ״ ״ ״
بی بی بھاگن زوجہ احمد یار صدر بازار
میاں میر دوکان نمبر ۳۲۱
میاں خوشی صاحب ولد میاں جیون صاحب
ساکن گوئے کے۔ ضلع گجرات
میاں علی صاحب ولد مصلی صاحب ״
محبوب خانصاحب ولد جیون خان صاحب
اٹاوہ
حامد حسین صاحب۔ رکونہ ضلع بہرائچ
میاں نور حسین صاحب۔ مڈالہ سندھوان
ضلع سیالکوٹ
اہلیہ ״ ״ ״ ״
والدہ ״ ״ ״ ״ ״
دختر ״ ״ ״ ״
برخوردار ״ ״ ״ ״
محمد شریف صاحب محرر علاقہ سیکھو ٹیکو چستان
سید محمد شاہ صاحب۔ وڈالہ سندھوان
اہلیہ ״ ״ ״ ״
فرزند ״ ״ ״ ״
قائم الدین صاحب۔ چنگا۔ ضلع راولپنڈی

درس قرآن شریف

گذشتہ اشاعت سے آگے

(مکتوبہ مولوی حکیم فضل الدین صاحب)

وَتَفَقَّدَ الطَّيْرَ فَقَالَ مَالِيَ لَا أَرَى الْهُدْهُدَ أَمْ كَانَ مِنَ الْغَائِبِينَ ـ لَأُعَذِّبَنَّهُ عَذَابًا شَدِيدًا أَوْ لَأَذْبَحَنَّهُ أَوْ لَيَأْتِيَنِّي بِسُلْطَانٍ مُبِينٍ

حضرت سلیمان نے سوارون کا یاچڑیاخانہ کا جائزہ لیا۔ تو دیکھا کہ ہدہد غائب ہے۔ آدمیون کے نام بھی جانورون کے نام سے ہوتے ہین۔ جیسے قومون کے چیتے۔ شیر۔ باز۔ سمند۔ سورواس وغیرہ کہامین اس کو عذاب سخت کرون گا۔ یا ذبح کرون گا۔ ہان اگر کوئی وجہ معقول اپنی غیر حاضری کی بیان کرے

کسی شخص نے اعتراض کیا۔ کہ ذبح سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ ہدہد انسان نہین تہا۔ بلکہ پرندہ ہی تھا۔ کیونکہ ذبح کا لفظ جانورون پر ہی بولا جاتا ہے۔ انسان کیلئے تو قتل کا لفظ مستعمل ہے۔ یہ اعتراض کسی مولویصاحب کا تہا۔ تو ان کو ہمارے ایک دوست امیر الدین صاحب کمبل باف گوجرات نے جو ہماری جماعت کا ہے جواب دیا کہ پہلے پارہ مین ہے۔ یذبحون ابناءکم آیا ہے۔ تو مولویصاحب نے کہا۔ بنی اسرائیل کی اولاد انسان نہ تھی۔ سارے جانور ہی تھے۔ پھر

فَمَكَثَ غَيْرَ بَعِيدٍ فَقَالَ أَحَطتُ بِمَا لَمْ تُحِطْ بِهِ وَجِئْتُكَ مِن سَبَإٍ بِنَبَإٍ يَقِينٍ

تھوڑی ہی دیر گذری۔ کہ وہ ہدہد آگیا۔ اور کہا کہ مین تم کو ایک پختہ ملک سبا کی خبر دیتا ہون۔ جو پہلے تم کو اس کی پوری خبر نہین

إِنِّي وَجَدتُّ امْرَأَةً تَمْلِكُهُمْ وَأُوتِيَتْ مِن كُلِّ شَيْءٍ وَلَهَا عَرْشٌ عَظِيمٌ

شاہ یمن کی خبر دیتا ہے۔ کہ ایک عورت بھی ان کی مالک ہے۔ اور ہر خبر اس کو ملی ہوئی ہے۔ اور اس کا ایک بڑا تخت بھی ہے

وَجَدتُّهَا وَقَوْمَهَا يَسْجُدُونَ لِلشَّمْسِ مِن دُونِ اللَّهِ وَزَيَّنَ لَهُمُ الشَّيْطَانُ أَعْمَالَهُمْ فَصَدَّهُمْ عَنِ السَّبِيلِ فَهُمْ لَا يَهْتَدُونَ ۔ وہ مع اپنی قوم کے سوائے اللہ تعالےٰ کے آفتاب کے پرستش کرتے ہین۔ اور شیطان نے ان کو ان کے شرک اور بد اعمالیان خوبصورت کرکے دکہلائی ہین۔ اور ان کو راہ ہدایت سے روک دیا۔ اس لئے وہ ہدایت نہین پاتے

أَلَّا يَسْجُدُوا لِلَّهِ الَّذِي يُخْرِجُ الْخَبْءَ فِي السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ وَيَعْلَمُ مَا تُخْفُونَ وَمَا تُعْلِنُونَ ـ اللَّهُ لَا إِلَٰهَ إِلَّا هُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيمِ ـ

کیون نہ کرین سجدہ اللہ تعالےٰ کے لئے جو نکالتا ہے۔ چھپی چیزون کو آسمانون اور زمین۔ اور جانتا ہے۔ جو تم چھپاتے ہو اور جو کچھ ظاہر کرتے ہو۔ اللہ کوئی معبود سوائے اس کے نہو۔ وہ بڑے عرش کا رب ہے

قَالَ سَنَنظُرُ أَصَدَقْتَ أَمْ كُنتَ مِنَ الْكَاذِبِينَ

کہا۔ اب ہم دیکھتے ہین۔ کہ تو نے سچ کہا ہے یا جھوٹھ

اذْهَب بِّكِتَابِي هَٰذَا فَأَلْقِهْ إِلَيْهِمْ ثُمَّ تَوَلَّ عَنْهُمْ فَانظُرْ مَاذَا يَرْجِعُونَ ۔ میرا یہ خط لے جا اور ان کے آگے رکھدے۔ پھر الگ ہو جاؤ۔ انبیاء علیہم السلام ہمیشہ حفظ مراتب کا لحاظ کیا کرتے۔ اللہ تعالےٰ نے بھی حضرت موسےٰ کو حکم دیا۔ قولا له قولا لینا فرعون کے ساتھ نرم نرم بات کرو۔ امر نا رسول اللہ صلی اللہ علیہ ان ننزل الناس منازلہم۔ ہر ایک آدمی کے مرتبہ کا لحاظ رکھنا چاہیئے۔ چنانچہ حضرت سلیمان علیہ السلام نے بھی اس کو ادب کے ساتھ پیش آنے کا حکم دیا۔ یہ نکتہ بھی قابل غور ہے۔ گر حفظ مراتب نکنی زندیقی

قَالَتْ يَا أَيُّهَا الْمَلَأُ إِنِّي أُلْقِيَ إِلَيَّ كِتَابٌ كَرِيمٌ ـ إِنَّهُ مِن سُلَيْمَانَ وَإِنَّهُ بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَٰنِ الرَّحِيمِ ـ أَلَّا تَعْلُوا عَلَيَّ وَأْتُونِي مُسْلِمِينَ ـ

ملکہ نے کہا۔ اے سردارو۔ میرے پاس ایک عظیم الشان کتاب رکھی گئی ہے۔ مضمون اس کا یہ ہے کہ سلیمان کی طرف سے ہے۔ اللہ تعالےٰ رحمان رحیم کے نام سے۔ کہ تکبّر نہ کرو۔ اور فرمان بردار ہو جاؤ فقط

ضروری اطلاع

رسالہ نور الدین جس مین فاضل مصنف نے بعد نظر ثانی کسی قدر اضافہ کیا ہے۔ خوش خط عمدہ کاغذ پر چھپ کر تیار ہے۔ قیمت علاوہ محصولڈاک ۸/۰ ہے۔ درخواستین اس پتہ پر ہون

سیٹھ عبدالواحد ہدایت اللہ مرچنٹ و
کمیشن ایجنٹ کٹڑہ جمیل سنگھ
امرت سر

بقیہ ڈائری

سلسلہ کے لئے دیکھو اسی اخبار کے صفحہ ۳ پر

کہ پرمیشر ایسا کرتا۔ کہ ہر ایک شخص کے پیدا ہونے کے وقت اس کے گلے مین ایک لمبی فہرست لٹکی ہوئی ہوتی۔ کہ فلان فلان مرد اور عورت کے ساتھ اس کا یہ رشتہ ہے۔ ایک نہین ایسے ہزارون اعتراض تناسخ پر وارد ہوتے ہین۔ جن سے ثابت ہوتا ہے کہ ایسا عقیدہ رکھنا بھی ایک کم بختی ہے۔ برسات مین تھوڑی دیر مین لاکھون کیڑے پیدا ہو جاتے ہین۔ تو کیا برسات مین گناہ بہت کیا جاتا ہے۔ پھر جسقدر کیڑے مکوڑے اور حشرات الارض دنیا مین موجود ہین زمین کے اندر اور زمین کے اوپر ہوا مین اور درختون پر اور سمندر مین غرض جس قدر اقسام جانورون کے ہین۔ چاہیئے۔ کہ اسی قدر اقسام گناہون کے شمار کئے جاتے ہین شلاً گائے بہ نسبت کتے کے آرام مین ہے۔ گائے کی ہندو پوجا بھی کرتے ہین۔ جس سے ظاہر ہوتا ہے۔ کہ گائے بنانے والا گناہ ایسا سخت نہین۔ جیسا وہ گناہ ہے۔ جس کے ارتکاب سے انسان کتے کی جون مین ڈالا جاتا ہے۔ پس آریون کے ذمہ ہے۔ کہ جسقدر انواع جانداروں کے ہین۔ اسی قدر انواع گناہ کے ثابت کرین

حیدر آباد پر حجۃ اقتدار۔ حیدر آباد کی جماعت احمدیہ کی طرف سے مخالفین پر حجت پوری کرنے کے واسطے ایک نہایت مدلل اور مبرہن کتاب بنام انوار اللہ شائع ہوئی تھی۔ جس کا ریویو ہم کسی گذشتہ پرچہ مین کر چکے ہین مگر ہمین افسوس کے ساتھ یہ معلوم ہوا ہے کہ وہان کے جبہ پوشون نے اس نورانی کتاب سے انوار حاصل کرنے کے بجائے وہی پرانی ہرزہ گوئی پھر جاری کی اور حضرۃ حجۃ اللہ کو مباہلہ کے واسطے طلب کیا۔ جس کے جواب مین سید مولوی عبد الرحیم و مولوی میر مردان علی صاحب نے ۹ صفحہ کے ایک مختصر رسالہ مین مخالفین پر پھر حجت تمام کی ہے اور یہ بھی لکہا ہے۔ کہ اگر آپ لوگ حق پر ہین۔ تو ایک بڑا جلسہ کرکے جھوٹے کے حق مین بد دعا کرین۔ اور خدا سے فیصلہ چاہین اور ہم کو بھی اس جلسہ مین دعا کے واسطے بلالین۔ اللہ تعالےٰ خود فیصلہ کر دیگا۔ امید ہے۔ کہ اب مخالفین کے واسطے گریز کا مقام کوئی نہ ہوگا

ربنا افتح بیننا وبین قومنا بالحق وانت خیر الفاتحین

فصیح الملک - اس نام کا ایک ماہوار رسالہ بیادگار فصیح الملک داغ دہلوی مرحوم نکلنا شروع ہوا جس کے ایڈیٹر احسن مارہروی صاحب ہین - ہر رسالہ مین تحقیقات زبان اردو مفید مضامین اور حصہ نظم کے علاوہ ... اردو محاورات کی ایک ڈکشنری کے چند صفحات بھی ہین - جن مین ہر محاورہ کے ساتھ کم از کم ایک شعر مثال کے طور پر دیا جاتا ہے - رسالہ عمدہ کاغذ پر اور خوش خط چھپا ہوا ہوتا ہے - اور قیمت صرف دو روپے سالانہ ہے - مقام اشاعت لاہور مزنگ ہے

ضرورت مصلح پر شہادہ زمانہ

اس سرخی کے نیچے اُن واقعات اور مضامین کو درج کیا جاوے گا - جو وقتاً فوقتاً مختلف اخبارات مین اس زمانہ کے آخری زمانہ کلجگ تاریکی کا اور قابل اصلاح زمانہ ہونے کے متعلق شہادت دین گے ۔ ا

کلجگ کے بادل کالے ہین بچپن مین بعض معمر دہقانون سے سُنا کرتے تھے - کہ کلجگ کے حصے کا بادل ہے - جس کا خاصہ یہ بتلایا جاتا تھا - کہ یا تو بالکل خشک رہے گا - یا ایسا طوفان آئے گا - کہ سب کچھ بہا لے جائے گا - چنانچہ جب سے ہوش سنبھالا ہے - کلجگ کے بادل کی یک چشمی کا خاصہ آنکھون دیکھتے ہین - کہ کسی ایک سال بھی ملک مین حسب ضرورت بارش نہین ہوتی - کہین تو برسات ایسی خشک گذر جاتی ہے - کہ لوگ ایک ایک بوند کو ترستے ہین - اور کہین وہ برستا ہے - کہ لوگون کو ع

شامت اعمال ما صورت باران گرفت

کہنا پڑتا ہے - چنانچہ اس سال بھی بہت سے علاقے تو پانی کو بلک رہے ہین - اور دست بدعا ہین - مگر دکن مین اس کالے بادل نے وہ غضب ڈھایا ہے کہ سینکڑون میل رقبہ تہ آب نظر آتا ہے - سچ ہے - جب عقل اور فکر والی مخلوق اصولون کو جواب دے بیٹھی - تو بیجان عناصر کا کیا قصور ہے - (دوآبہ مورخہ ۱۵ - اگست ۱۹۰۵ء)

ممالک غیر - جاپان مین اسلام - جاپانیون نے گورنمنٹ جاپان سے درخواست کی ہے - کہ ہم لوگ مذہب اسلام کی کتابین دیکھنا چاہتے ہین - جس کے ذریعہ سے اس مذہب کے نظم و نسق سے آگاہی حاصل ہو جائے

شاہ ایڈورڈ نے ۱۶ - تاریخ کو آسٹریا کے بادشاہ سے ملاقات کی

تار خبر از لنڈن - ۱۲ - اگست ۱۹۰۵ء - روسی خرچہ جنگ اور علاقہ جات کا دینا منظور نہین کرتے

اسپین مین سخت قحط پڑ گیا ہے - زمیندار بغاوت کرتے پھرتے ہین

زمانہ کے غیر معمولی حوادث - ۱۵ - اگست ۱۹۰۵ء دارجیلنگ مین سخت آگ لگی - تین بڑی بڑی انگریزی دوکانین جل گئین - اور زمین کے ساتھ مل گئین قریباً اڑھائی لاکھ روپے کا نقصان ہوا - تینون دوکانوں کا ماہواری کرایہ بارہ ہزار روپیہ آتا تھا - دوکانوں کی مالک وڈلینڈ ہوٹل کمپنی تھی

شدید زلزلہ - جنوبی چین مین مقام مکاؤ پر سخت زلزلہ آیا - ۵ گھنٹہ متواتر زلزلہ آتا رہا - لوگ جوق در جوق شہر چھوڑ کر بھاگے جا رہے ہین

سیر ہند - مسٹر شیام جی کرشن ورما نے لنڈن مین ہندوستانی طلباء کی رہائش کے واسطے ایک انڈین ہاؤس کھولا ہے

سکندر آباد مین ایک لڑکے نے خودکشی کی - اس کی کتاب مین سے نکلا - کہ استاد کی مار پیٹ سے اور ذلت سے ڈر کر ایسا کرتا ہون

مہاراجہ صاحب جموں کو اختیار دینے کے واسطے لارڈ کرزن بہادر خود کشمیر جائین گے

راجہ امر سنگھ بہادر وزیر اعظم مقرر ہون گے اور کشمیر مین انگریزون کو جائداد مین بنانے کا اختیار حاصل ہو جائے گا -

ہیضہ - مدراس مین بہت ہیضہ پھیلا ہوا ہے ۱۰ - تاریخ تک ۱۷۱ واقعات ہوئے اور ۹۶۲ موتین ہوئین

درخواست دعا

ہمارے دوست ماسٹر عبدالرحمان صاحب کچھ دنوں سے لگاتار بخار مین مبتلا ہین - احباب دعا کرین کہ اللہ تعالےٰ اس بھائی کو اپنے فضل سے شفا دے

سردار محمد ایوب صاحب کے واسطے موقعہ ترقی ہے - احباب دعا کرین

میاں گلاب خان صاحب سب پوسٹماسٹر مخالفین کے شر سے محفوظ رہنے کے واسطے دعا کراتے ہین

میاں یار محمد صاحب منصرم محکمہ بندوبست یاڑی پورہ کشمیر اپنے چھوٹے بیمار بھائی کے واسطے اور میاں محمد اکرم بیگ صاحب کمپونڈر اپنے والد کے لئے جو مدت سے بیمار ہین - دعا کی درخواست کرتے ہین

اخبار قادیان

حضرت اقدس بمعہ احباب بخیر و عافیت ہین رات کو قبل از عشاء - ایک دو گھنٹہ مسجد مین اجلاس فرمایا کرتے ہین - کتاب براہین احمدیہ کا حصہ پنجم چھپ رہا ہے - ۱۹ - اگست ۱۹۰۵ء

مدرسہ تعلیم الاسلام ۲۰ - اگست ۱۹۰۵ء سے موسمی تعطیلات کے واسطے ایک ماہ کے واسطے بند کیا گیا

اس ہفتہ مین مولوی عبداللہ صاحب آئے میاں محمد صدیق صاحب حافظ نور احمد صاحب - محمد افضل صاحب خدا بخش صاحب - حشمت اللہ صاحب طالب علم پٹیالہ - شیخ محمد جان صاحب اور شیخ نیاز احمد صاحب اور ان کے بھائی شیخ محمد جان وزیر آباد سے - شیخ عبدالحق صاحب نو مسلم سابق بشن داس ساکن گیا - حال رحیم آباد آریہ جو دیانند کی صحبت مین مدت تک رہ کر اور ویدون کے خوب مطالعہ کرنے کے بعد اور آریون کے حالات سے اچھی طرح واقف ہونے کے بعد آخر بعمر پچاس سال مشرف باسلام ہوئے ہین - اور اب حضرت مسیح کی بیعت مین داخل ہوئے ہین - شیخ صاحب سنسکرت کے بڑے فاضل ہین - اللہ تعالےٰ ان کو استقامت اور ترقی روحانی عطا فرماوے

۲۰ - اگست کی صبح کو حضرت کے سر مین اٹھتے ہوئے ایک جگہ سے چوٹ لگی جس سے بہت خون نکلا اور تکلیف ہوئی - اب بفضل الٰہی آرام ہے - فرمایا - ہر امر مین کچھ مصلحت الٰہی ہوتی ہے - جو بعد مین معلوم ہوتی ہے

جنگ روس و جاپان کے متعلق صلح کے شرائط پر بحث جاری ہوئی - سوا خرچہ جنگ اور جہازات اور جزیرہ سگھالین کے باقی شرائط عموماً طے ہو گئے ہین - خبر ہے - کہ خرچہ جنگ مین بھی نسبت نرمی ہو کر صلح کی طرف بہت سا رخ کیا جائے گا -

مولوی رشید احمد ... گنگوہی جو آخری عمر مین نابینا ہو گیا تھا - اور حال ہی مین ایک رسالہ سلسلہ حقہ کے مخالف لکھا تھا - سانپ کے کاٹا جا کر مر گیا - سنا گیا ہے کہ سانپ کے کاٹے کے علاج مین اس کو بڑا دعویٰ تھا

بسم اللہ الرحمن الرحیم ✲ نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

تعلیم الاسلام کالج

مخدومی شیخ یعقوب علی صاحب ایڈیٹر الحکم نے تحریک کی ہے۔ کہ قادیان احمدیہ کالج کا قایم کرنا ایک نہایت ہی آسان طریقہ سے ہو سکتا ہے۔ اور وہ یہ ہے۔ کہ ہر ایک احمدی متنفس ایک ایک آنہ چندہ کالج کے واسطے دے شیخ صاحب نے حساب لگا کر دکھایا ہے۔ کہ یہ تھوڑی سی رقم یعنی چار پیسہ فی کس اگر ہر ایک شخص اپنے اور اپنے گھر کے تمام آدمیوں سے جمع کر کے بھیج دے۔ تو کالج کے قایم کرنے کے واسطے کافی سرمایہ جمع ہو سکتا ہے۔ یہ رقم نہایت ہی قلیل ہے اور کسی کیواسطے بھی اس کا ادا کرنا مشکل نہین ہے لیکن مشکل جو ہے۔ وہ یہ ہے۔ کہ ایسے آدمی بہت ہی کم ہین جو اپنے شہر اور اپنے قریب کے دیہات مین ہر ایک احمدی کے کان تک یہ تجویز پہنچا کر چندہ وصول کرین اور پھر وہ قادیان بھیجدیں۔ اور یہی وجہ ہے۔ کہ اب تک اُمید سے بہت ہی کم رقم اس سلسلہ میں یہاں پہنچی ہے۔ پس ضروری معلوم ہوتا ہے۔ کہ وہ سب دوست جو اس اخبار کو پڑھتے ہین وہ دوسروں کو اس بات کی خبر پہنچائین۔ اور ہر ایک شہر مین ایک شخص اس کام پر متعین کیا جائے۔ کہ وہ ہر ایک احمدی بھائی سے اس کے گھر کے آدمیوں کے شمار کے مطابق فی کس ایک آنہ اس کار خیر کے واسطے وصول کرے اور ہر ایک ضلع مین شہرون اور قصبون کے دوستون کے واسطے ضروری ہے۔ کہ اپنے علاقہ کے تمام گاؤن مین جہان کوئی احمدی ہے۔ آدمی بھیج کر یا بذریعہ خط کے اس چندہ کی وصولی کے واسطے انتظام کرین۔ کیونکہ اخبار ہر جگہ نہین پہنچتا۔ یہ چندہ براہ راست امین مدرسہ کے پاس یا صاحب ایڈیٹر الحکم کے پاس آنا چاہیئے۔ لیکن اگر کوئی صاحب اپنے چندہ اخبار بدر کے ساتھ بھیجنا چاہین۔ تو وہ بھیج سکتے ہین۔ امانت مدرسہ مین باقاعدہ جمع کرا دیا جائے گا۔ اور رسید اخبار بدر مین دے دی جاویگی

اس جگہ مجھے اس امر پر گفتگو کرنے کی ضرورت نہین کہ کالج کا ہونا قادیان میں کس قدر ضروری ہے۔ کیونکہ اس پر پہلے بہت کچھ لکھا جا چکا ہے اور ظاہر ہے۔ کہ جس عمر مین عموماً طلبا مدرسہ سے پاس ہو کر نکلتے ہین وہ عین ابتدائے جوانی کا وقت ہوتا ہے۔ جس کا صحبت صالحہ مین اور نیک اثر کے نیچے گزارنا آیندہ زندگی کی صلاحیت کے واسطے اکسیر ہوتا ہے۔ یورپ کا لٹریچر سچی معرفت اور عظمت الٰہی کی باتون سے خود کوسوں دور پڑا ہوا ہے۔ اس پر یونیورسٹی کے کورسوں کا انتخاب بالخصوص عیسائی پروفیسروں کی زیر نگرانی اور پھر خود مشنریوں کے کالج نوجوانوں کی روحانیت کے واسطے ایک زہر قاتل کا اثر رکھتے ہین۔ خدا مسلمانوں کے بچوں کو اس شر سے محفوظ رکھے (آمین) اس فتنہ سے بچنے کے واسطے اس سے بہتر کوئی ذریعہ نہین ہو سکتا کہ خود خدا نے مخلوق کو اس شر سے بچانے کے واسطے جو سلسلہ قائم کیا ہے اس کے زیر نگرانی اور خدا کے مسیح کے زیر حمایت ایک کالج قائم کیا جائے۔ جس مین اسلامی نوجوان تعلیم و تربیت حاصل کر کے دنیا کے واسطے صلاح و تقوے کا نمونہ بنین۔ اور دوسرے شہرون مین سے بھی اس بد اثر کے دور کرنے کا موجب ہون۔ التجا ہے۔ کہ ناظرین بدر اس درخواست کو بغور پڑھ کر اور اس پر عملی توجہ کر کے ہم کو اپنی کارروائی سے مطلع فرماوین۔ تاکہ دوسرے بھائیون کی ترغیب و تحریص کے واسطے اس کو اخبار مین درج کیا جائے۔ والسلام

وی پی آتے ہین

۱۹۰۵ء نصف سے زیادہ گذر چکا ہے۔ اس واسطے جن اصحاب کی قیمت سنہ رواں اب تک وصول نہیں ہوئی۔ ان کی خدمت مین اخبار بذریعہ وی پی ارسال کیا جاوے گا۔ تاکہ قیمت وصول ہو جائے۔ وی پی اخبار دس دن تک ڈاک خانہ مین رہ سکتا ہے۔ اور آدمی سہولت کے ساتھ روپیہ دے کر وصول کر سکتا ہے لیکن اب بھی جو صاحبان قیمت نہیں دے سکتے اور اس کو کسی آیندہ ماہ تک ملتوی رکھنا چاہتے ہین ان کی خدمت مین گذارش ہے۔ کہ وہ فوراً ہم کو مطلع کرین تا کہ ایسا نہ ہو کہ کارخانہ کو الٹا اور نقصان اٹھانا پڑے بسبب تھوڑی خریداری کے کارخانہ اس وقت بہت نقصان مین ہے۔ خرچ آمد سے دُگنا ہو رہا ہے اور پروپرائیٹر زر کثیر اس راہ مین خرچ کر رہا ہے۔ اس قدر خرچ کی برداشت ایک فرد واحد کے واسطے ایک مشکل کا سامنا ہے۔ احباب کو چاہیئے۔ کہ اس کی امداد کے لئے اٹھین۔ خریداروں کا پیدا کرنا۔ قیمت کا پیشگی ادا کرنا۔ امدادی چندوں کا عطا کرنا جس طرح سے ہو سکے اس کام کو چلتا کرنے کی سعی کرنی چاہیئے۔

اجرت اشتہارات

تقسیم صفحہ	سال	چھ ماہ	تین ماہ	یک ماہ	یکبار
پورا صفحہ	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
نصف صفحہ	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
پورا کالم	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
نصف کالم	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
ربع کالم	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]

ایک دفعہ کے لئے فی سطر کالم ۲ر۔ لیکن [illegible] روپیہ سے کم اجرت کا اشتہار نہیں لیا جاوے گا۔ ضمیمہ بحساب ۸ر فی سینکڑہ اخبار کے ساتھ تقسیم کیا جاوے گا۔ ضمیمہ بھجوانے کے لئے نمونہ ارسال کر کے بذریعہ خط و کتابت فیصلہ کر لین ایڈیٹر کو اختیار ہے۔ کہ کسی اشتہار کے لینے سے انکار کر دے اُجرت اشتہارات پیشگی ادا ہونی چاہیئے۔ مستقل اشتہار دینے والوں کو اخبار مفت بھیجا جاوے گا۔ بشرطیکہ ان کے اشتہار کی اجرت سالانہ [illegible] روپیہ سے کم نہ ہو۔ جن کے اشتہار کی اُجرت [illegible] روپیہ سالانہ ہوگی۔ ان کو اخبار مفت لیکن محصولڈاک انہین دینا پڑے گا۔

خط و کتابت

ہر ایک خریدار کو جب اخبار روانہ کیا جاتا ہے۔ تو اس کے پتہ کے چٹ پر نام سے پہلے نمبر خریداری بھی دیا جاتا ہے۔ سب خریداران کی خدمت مین التماس ہے۔ کہ خط و کتابت کے وقت خط کے اندر اپنے نام کے ساتھ نمبر خریداری ضرور دیا کرین۔ اور اپنا نام اور پتہ صاف اور خوش خط لکھا کرین بعض لوگوں کی عادت ہے۔ کہ خط کا مضمون بہت خوش خط لکھتے ہین مگر اپنا نام اور پتہ ایسا شکستہ خط مین جلدی سے لکھ ڈالتے ہین۔ کہ یہاں کسی سے نہیں پڑھا جاتا۔ اور اس واسطے ایسے خط بغیر جواب لکھنے کے افسوس کے ساتھ فائل کر دیئے جاتے ہین۔

براہین احمدیہ

براہین حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کی سب سے پہلی تصنیف اور اس سلسلہ کی صداقت کی سب سے پہلی گواہ ہے اس مین مندرجہ پیشگوئیاں آج تک پوری ہو رہی ہین اور قیامت تک ہوتی رہینگی یہ کتاب ہر چہار جلد نہایت عمدہ کاغذ پر خوشخط چھپ رہی ہے قیمت صرف پونے تین روپیہ ۱۲؍۲ ۔ درخواستین بنام میاں معراج الدین عمر۔ پروپرائیٹر بدر قادیان ضلع گورداسپور پنجاب